Day: Saturday

Date: 15 Nov, 2025

# NOA Test Series

تحریم جاوید

مضمون: اسلامیات

NOA BATCH: OB-001-NTS 26

## سوال نمبر :- 01

## سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

### جواب:

### تعارف :-

سرکاری افسران ریاست کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ ان کے اور ریاست کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے جس پر حلف اٹھا کر افسران دستخط کرتے ہیں۔ ان حلف اور اقرار میں کچھ چیزیں نمایاں اور کچھ پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اسلام کی روشنی میں سرکاری ملازمین کی کیا ذمہ داریاں ہیں، ذیل میں انہیں زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔

imp note

### (۱) معاملات میں دیانت داری:-

ایک سرکاری افسر کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے

Day: Date:

ہے کہ وہ اپنے معاملات میں (دینًا) دیانت دار ہو۔
اس حوالے سے ایک انتہائی اہم حدیث درج ذیل ہے:
"حضرت ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات جمع کرنے
پر عامل بنایا۔ اس کا نام ابن اللتبیہ تھا۔ جب وہ
صدقات وصول کرکے آیا تو اس نے کہا "یہ تمہارا
مال ہے اور یہ میرا مال ہے، مجھے ہدیہ کیا گیا ہے"۔
رسول پاکؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء
بیان فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا
"جن عاملوں کو میں بھیجتا ہوں انہیں کیا
ہو گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تمہارے لئے
ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ یہ شخص
اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں جا کر
کیوں نہیں بیٹھ گیا؟ پھر ہم دیکھتے
اس کو ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں! اس
ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت
میں محمدؐ کی جان ہے، تم میں سے
جو شخص صدقات میں سے کوئی چیز
لے گا، قیامت کے دن جب وہ آئے
گا تو وہ چیز اس کی گردن پر سوار
ہوگی، اونٹ بڑبڑا رہا گا یا گائے
ڈکرا رہی ہوگی یا بکری ممیا رہی ہوگی۔"

Day:
Date:

پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے حتی کہ ہم نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا:

"اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟"

(صحیح مسلم، ج 3، ص 1463، بیروت)

(2) افربا پروری سے اجتناب:-

افربا پروری سے مطلب ہے میرٹ کی خلاف ورزی کر کے رشتہ داروں کو نوازنا۔ بدقسمتی سے پاکستان کے ہر شعبے میں یہ کلچر عام ہے اور دیمک کی طرح تمام اداروں کو کھا رہا ہے۔ سرکاری ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے پرہیز کریں۔ اس حوالے سے تاریخ میں بہت سی مثالیں بھی موجود ہیں۔ خلفائے راشدین میں سے کسی نے اپنے بعد اپنے بیٹے کو خلیفہ نہیں بنایا۔

(3) قومی وسائل کی حفاظت:-

قومی وسائل کی حفاظت ذاتی اثاثوں سے بڑھ کر ہونی چاہیئے۔ اس لئے کہ ذاتی ملکیت میں سے کچھ مال بے احتیاطی سے ضائع بھی ہو جائے تو شاید اللہ کے

Date: ______

یاں پوچھ کچھ نہ ہو مگر قومی وسائل میں غفلت اور بے پرواہی اجتماعی مال کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔

-04 **دفتری اوقات کا لحاظ:-**

وقت سے قیمتی کچھ نہیں ہے۔ عربی کا مقولہ ہے:

**ترجمہ:-**

**"وقت کاٹ دینے والی تلوار ہے۔"**

اگر کوئی افسر عوام الناس کی خدمت کی بجائے، سرکاری اوقات میں دوست احباب کے ساتھ وقت گزار رہا ہے تو وہ خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس طرزِ عمل سے بچنا بھی بہت ضروری ہے۔

(05) **جھوٹ سے احتراز:-**

جھوٹ برے اخلاق کی فہرست پر پہلے نمبر پر ہے۔ نبی کریمؐ سے سوال کیا گیا "کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟" آپؐ نے فرمایا "نہیں" لہٰذا جھوٹ سے احتراز انفرادی اور اجتماعی دونوں (زندگیوں) زندگیوں میں ضروری ہے۔

(6) **لسانی، مذہبی اور علاقائی عصبیت سے اجتناب:-**

رسول محمدؐ نے لسانی، علاقائیت اور قبائلیت کے سارے بت اپنے آخری خطبے خطبہ حجتہ الوداع میں

Day: Date:

میں مقدم رکھنا افسران کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ محض اپنے ذاتی مفاد کے لئے یا چند ٹکوں کی خاطر ملکی رازوں کو دیگر لوگوں پر ظاہر کرنا ایسا زہر ہے جو ایک فرد پوری قوم کے جسم میں داخل کرتا ہے۔

(۹) **ریاست کے ساتھ وفاداری:-**

سرکاری افسران ریاست کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں۔ یہ حلف ایک عہد ہے جو ریاست اور افسر کے درمیان قائم ہو جاتا ہے۔ عہد کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

**ترجمہ:-**

"وعدہ پورا کیا کرو بے شک وعدہ کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔"

(بنی اسرائیل : 34)

(۱۰) **حسنِ اخلاق سے پیش آنا:-**

دین پورے کا پورا اچھے اخلاق کو اپنانے اور برے اخلاق سے بچنے کا نام ہے سچ، دیانت، عہد کی پاس داری اور امانت اچھے اخلاق ہیں۔ اگر سرکاری ملازمین حسنِ اخلاق کو اپنا شعار بنالیں تو تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے

Day: ____ Date: ____

## (11) مستقل مزاجی:-

مستقل مزاجی ایک اہم شرط ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص اہم اور دشوار کاموں کی صلاحیت رکھتا ہو اور ثابت قدم اور باہمت ہو اور جلد بازی سے کام نہ لے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا:

"کام میں جلد بازی نہ کرنا
اللہ کی طرف سے ہے اور
جلد بازی شیطان کی طرف
سے ہے"

## خلاصۂ عنوان:-

درج بالا ذمہ داریاں واضح کرتی ہیں کہ سرکاری ملازمین کو کس قدر قابل اور خدا ترس ہونا چاہیے۔ اگر سرکاری افسران ان ہدایت پر عمل کرتے ہیں جن میں ریاست سے وفاداری، امانت، دیانت، حلف کا لحاظ وغیرہ تو یقیناً عوام کے بہت سارے مسائل کی گھر کی دہلیز پر حل ہو جائیں گے۔

Day: Date:

## سوال نمبر :02

## اسلام میں حسن حکمرانی کے اصول

**جواب:**

**تعارف :-**

مثالی حکمرانی ہر ریاست کی بنیادی ضرورت اور عوام کا بنیادی حق ہے۔ اسلام نے سب سے پہلے نہ صرف اس ضرورت اور حق کو محسوس کیا بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے اس کا نفاذ بھی کیا۔ ریاستِ مدینہ اس کی بہترین مثال ہے۔ جس میں رشوت کی ممانعت، ناجائز ذرائع سے اجتناب، ظلم سے گریز کے واضح اصول موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

—"عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"—

ذیل میں حسن حکمرانی کے حوالے سے چند اہم اصولوں کو بیان کیا جاتا ہے۔

الحمد

Day:

Date:

(1) رشوت کی ممانعت:-

اسلام میں رشوت حرام ہے۔ رشوت کی موجودگی میں مثالی حکمرانی ممکن نہیں۔ سرکاری عہدوں پر فائز افراد کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کی ایک وجہ رشوت ہے۔ رشوت، لالچ اور زیادہ دولت جمع کرنے کی خواہش کے سبب پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کی مذمت کرتے ہوئے ان کا قرآن میں یہ وصف ذکر کیا ہے کہ وہ جی بھر کر حرام کھاتے ہیں، فرمایا:

ترجمہ:-

—" (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں۔" —

(المائدہ 5:42)

(2) تحائف سے اجتناب:

مثالی حکمرانی کے لئے ضروری ہے کہ تحائف سے اجتناب کیا جائے۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ صاحبِ اختیار کو ہدایا و تحائف دیے جاتے ہیں۔

تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں یہ امر واضح ہوتا

Day: ____ Date: ____

ہے۔ کہ ایسے تحائف دینا منع ہے۔ رسول پاکؐ نے اس عمل کو سخت ناپسند فرمایا۔ ارشادِ رسولؐ ہے:

**ترجمہ:**

—"عمال کے ہدیے (خیانت و ناجائز استحصال کی قبیل سے) ہیں۔"—

(مسند احمد بن حنبل)

(3) **مشاورت:**

حسنِ حکمرانی کے لئے مشاورت بہت اہم ہے۔ مسلمانوں کو اپنے امور مشاورت سے طے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی طرح اصحابِ اقتدار و اختیار کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے معاملات میں میں مشورہ کریں اور اربابِ اہلِ فن کی رائے سے اپنے امور کو سرانجام دیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**ترجمہ:**

—"اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت کرلیا کرو۔"—

(آل عمران: 159)

Day: Date:

(4) وقت کا درست استعمال :-

اختیار کے ذمہ دارانہ استعمال کی عملی صورت ایک یہ بھی ہے کہ صاحبِ اختیار اپنے کام کو مکمل وقت دے۔ مقررہ وقت سے قبل کام چھوڑ کر نہ جائے۔ فرمانِ نبویؐ سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے:

”جس شخص نے مسلمانوں کے اجتماعی امور کی ذمہ داری قبول کی پھر اس نے ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کی اور ان کے کام انجام دینے میں اپنے آپ کو اس طرح نہیں تھکایا جس طرح وہ اپنی ذاتی ضرورت کے لئے خود کو تھکاتا ہے تو اللہ اس شخص کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔“

(طبرانی حدیث نمبر 513)

(05) حسنِ اخلاق سے پیش آنا:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

**ترجمہ:**

"اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔"

(البقرة : 83)

**06: ظلم سے گریز:**

صاحبِ اختیار چونکہ قدرت رکھتا ہے اور جو ذمہ داریاں اسے سونپی گئی ہیں اگر ان کو صحیح طور پر پورا نہ کرے تو وہ ظلم کا مرتکب ہوگا۔ اس لئے رسول پاک ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بناکر بھیجا تو انہیں دیگر نصیحتوں کے ساتھ یہ بھی فرمایا:

"مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔"

(بخاری)

ایک اور جگہ ظلم کے انجام کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

DAY:______ DATE:______

ترجمہ :-

—— "ظلم قیامت کے دن کی تاریکیوں کا موجب ہے۔" ——

(جامع ترمذی حدیث نمبر 2030)

**خلاصۂ بحث:-**

مثالی حکمرانی کے لیے اسلامی تعلیمات اتنی روشن اور واضح ہیں کہ کسی بھی عہدے پر فائز شخص راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت، صحابہ کرام نے اپنی سیرت و کردار کے ذریعے امانت و دیانت، ایثار و خلق کی ایسی مشعلیں روشن کیں کہ آج بھی ہر پیشے سے منسلک انسان ان سے روشنی پاکر ایک مفید اور قابلِ تقلید نمونہ بن سکتا ہے۔